42542-کیا فقیر کو نقدی کی صورت میں زکاۃ دینے کی بجائے اسے سامان خرید کر دینا جائز ہے؟

سوال

میرے مال کی زکاۃ میرے ذمہ ہے، تو کیا میں نقدی دینے کی بجائے اس زکاۃ کے مال سے غلہ، کپڑے وغیرہ خرید کر فقیر اور محتاج کو دے سکتا ہوں؟ کیونکہ اگر میں انہیں نقد رقم دیتا ہوں تو وہ غیر مفید یا گناہوں کا باعث بننے والی اشیاء میں صرف کر دیں۔

پسندیدہ جواب

اصل تو یہی ہے کہ جس مال میں زکاۃ واجب ہو اس مال میں سے زکاۃ لی جائے اور فقراء مساکین کو اسی طرح دے دی جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایک شخص کے ذمہ زکاۃ ہے، تو کیا اس کے لیے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دینی جائز ہے، یا کہ وہ زکاۃ سے ان کے لیے کپڑے یا غلہ خرید لے؟

تو شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا جواب تھا:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، مستحقین کو زکاۃ دینی چاہیے، چاہے وہ عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں بشرطیکہ وہ اسکی عیال داری و کفالت میں نہ آئیں، لیکن وہ انہیں رقم ہی ادا کرے، اور پھر وہ خود کسی دوسرے کو اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے کی اجازت دیں۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی (88/25)

دائمی فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا زکاۃ کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز ہیں؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

"زکاۃ کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز نہیں، بلکہ زکاۃ کا مال بعینہ مستحقین کو ادا کیا جائے گا، زکاۃ کے مستحق افراد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے۔ التوبۃ/60

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (47/10)

اوراگر زکاۃ کا مستحق شخص گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے، اوراس کے متعلق خدشہ ہوکہ وہ زکاۃ کا مال معصیت ونافرمانی میں صرف کرے گا توہم زکاۃ کا مال اسے دینگے جواس کی کفالت کرتا ہو، یا پھر ہم مستحق سے مطالبہ کرینگے کہ وہ اپنی اشیائے ضرورت کی خریداری ہمارے ذمہ لگا دے، ہم خرید کے دے دینگے۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی فقیر و محتاج شخص سگرٹ نوشی میں بتلا ہے توزکاۃ اس کی بیوی کو دی جائیگی تاکہ وہ خود گھریلو ضروریات کی اشیاء خرید سکے ہو، اوریہ بھی ممکن ہے کہ ہم اسے کہیں : ہمارے پاس زکاۃ ہے کیا آپ چاہتی ہیں کہ ہم آپ کے لیے ضروریات کی یہ اشیاء خرید دیں ؟

اوراسکی بیوی سے ان اشیاء کی خریداری کیلئے ذمہ داری طلب کریں، تواس طرح مقصد پورا، اورمانع معصیت ونافرمانی میں معاونت زائل ہوجائے گا، کیونکہ جس نے کسی شخص کو کچھ پیسے دیے جس سے وہ سگرٹ خریدے تواس نے معصیت ونافرمانی میں اس کی معاونت کرتا ہے، اورجس سے اللہ تعالی نے اسے منع کیا ہے اس کا مرتکب ہوا ہے۔

فرمان باری تعالی ہے :

{اورتم معصیت ونافرمانی اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (17/سوال نمبر :262)

اورشیخ سے یہ بھی سوال کیا گیا :

اگر علم ہوکہ فقیر و محتاج خاندانوں کے لیے اشیاء کی خریداری بہتر ہے توکیا ان کے لیے لباس اور دیگر سامان زکاۃ کی صورت میں دینا جائز ہے، یعنی اس بات کا خدشہ ہوکہ اگر انہیں نقد رقم دی گئی تووہ یہ رقم ایسی اشیاء کی خریداری میں صرف کرینگے جن میں کوئی فائدہ نہیں ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ مسئلہ بہت اہم ہے اورلوگوں کو اسکی ضرورت بھی ہے، کہ غریب گھرانے کے افراد کو اگر ہم نے نقد رقم دی توخدشہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء کی خریداری میں ضائع کرینگے جن کا کوئی فائدہ نہیں، اوراگر ہم ان کے لیے ان کی ضروریات کی اشیاء خرید کران کے سپرد کریں توکیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

اہل علم کے ہاں معروف یہی ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، یعنی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ نقد رقم دینے کی بجائے اپنی زکاۃ کی رقم کے ساتھ کچھ اشیاء خرید کرانہیں دے۔

علماء کا کہنا ہے کہ : فقیر اور محتاج کے لیے نقد رقم زیادہ مفید ہے، کیونکہ وہ نقد رقم جہاں چاہے صرف کرسکتا ہے، اورعین ممکن ہے کہ خریدی ہوئی اشیاء کی اسی ضرورت ہی نہ ہو، اوروہ انہیں کم قیمت پر فروخت کردے۔

لیکن اسکا ایک حل ہے، چنانچہ اگر آپ کو خدشہ ہوکہ اگر آپ نے انکو زکاۃ کی رقم ادا کی توووہ اسے اپنی ضروریات کے علاوہ کہیں اورصرف کردینگے توآپ گھر کے سربراہ سے کہیں چاہے وہ والد ہو یا ماں یا بھائی یا چچا کہ : "میرے پاس زکاۃ ہے آپ کو کن کن اشیاء کی ضرورت ہے تاکہ میں وہ اشیاء خرید کر آپ کو بھیج دوں" اگر آپ یہ طریقہ اختیار کریں توجائز ہے، اورزکاۃ بھی ضرورت کی جگہ میں صرف ہوجائے گی۔

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (18) سوال نمبر (643)

واللہ اعلم.